

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 25 اپریل 2017ء بمطابق 27 رجب  
1438 ہجری بعد از دوپہر تین بجے پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔  
محترمہ ڈپٹی سپیکر، مرتاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -  
وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَفُونَ أَنفُسَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ○ يَسْتَخْفُونَ  
مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا  
يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ○ هَآئِنَّمْ هُوَآءِ جَدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ أَمْ مَن يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا -

(ترجمہ): جو لوگ اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں تم ان کی حمایت نہ کرو۔ اللہ کو ایسا شخص پسند نہیں ہے  
جو خیانت کار اور معصیت پیشہ ہو۔ یہ لوگ انسانوں سے اپنی حرکات چھپا سکتے ہیں مگر خدا سے نہیں چھپا  
سکتے۔ وہ تو اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ راتوں کو چھپ کر اس کی مرضی کے خلاف مشورے  
کرتے ہیں، ان کے سارے اعمال پر اللہ محیط ہے، ہاں، تم لوگوں نے ان مجرموں کی طرف سے دنیا کی زندگی  
میں تو جھگڑا کر لیا، مگر قیامت کے روز ان کیلئے اللہ سے کون جھگڑا کرے گا؟ آخروہاں کون ان کا وکیل ہوگا۔  
صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ -

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔

جناب محمد علی: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Please let me read the Dua۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي

أَمْرِي ۝ وَأَخْلِلْ عُقْدَةَ مِنِّ لِسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِي۔

جناب محمد علی: میڈم سپیکر! میڈم سپیکر!۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: زہ ستا پہ خبرہ نہ پوھیہ۔

حلف وفاداری رکنیت

Madam Deputy Speaker: Item No. 2A and B, I welcome Mr. Zar Gul Khan, honourable Member elect and request him to stand in front of his seat to take oath.

جناب زر گل خان: تھینک یو میڈم سپیکر۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن نے حلف اٹھایا)

(حلف نامہ ضمیمہ پر ملاحظہ ہو)

Madam Deputy Speaker: Now I request the honourable Member, to sign in the roll of the Members placed on the table of the Secretary Provincial Assembly. Mr. Zar Gul Sahib!

(Applause)

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن نے حاضری رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: It is requested by Mr. Arif Khan کہ اس کی کوئی ایمر جنسی ہے، تو وہ

یہ Amendment Bill پہلے لانا چاہتے ہیں تو؟ Do you agree؟

Members: Yes.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا احتساب کمیشن مجریہ 2017 کا زیر غور لایا جانا

Madam Deputy Speaker: Mr. Muhammad Arif, MPA, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Second Amendment) Bill, 2017, may be taken into consideration at once. Mr. Arif!

Mr. Muhammad Arif: Thank you Madam Speaker, I, beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Second Amendment) Bill, 2017, may be taken into consideration at once.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Second Amendment) Bill, 2017, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Mr. Ziaullah Afridi, MPA, to please move his amendment in Clause 3 of the Bill. Ziaullah Afridi!

I move that the جناب ضیاء اللہ آفریدی: شکر یہ میڈم سپیکر۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔  
prose, attached to sub-section (1), of Section 4, as referred to enclosure 3 in Clause 1 may be deleted.

میڈم سپیکر! یہ امینڈمنٹ میں کیوں لایا ہوں، اس کی وجہ کیا تھی اور میں ایوان کو اس حوالے سے کچھ بتانا چاہتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ گورنمنٹ اس پر Agree کرے گی۔ اس کمیشن اور اسی کمشنر نے پاکستان تحریک انصاف کو اور صوبائی حکومت کو پہلے دن سے بدنام کیا اور انہی کمشنروں پر، جو پانچ ہیں، ان پر کرپشن کے الزامات لگ گئے، انہی کمشنروں پر اپنے ہی ادارے کے افسران نے لیجسلیٹیو کمیٹی کو Application دی کہ وہ کرپٹ ہیں، انہی کمشنروں پر میں نے خود لیجسلیٹیو کمیٹی کو درخواست دی تھی کہ وہ کرپشن میں ملوث ہیں، آج کے اخبار میں ایک بڑی خبر لگی ہے اس شخصیت کے حوالے سے جس کو اسی صوبے نے چند مہینے پہلے ایک بڑی چارج شیٹ کے ساتھ صوبہ بدر کیا تھا اور انہی کرپٹ کمشنروں نے ایک بار پھر اس کو اس ادارے کیلئے لائے اور پھر بدنامی کی کوشش کی پاکستان تحریک انصاف کی اور پوری صوبائی حکومت کی آج پھر بنی ہوئی ہے اور انہی کمشنروں نے ایسے ڈی جی کو نامزد کیا جو خود \* + تھا، خود اپنے ادارے میں غلط بندوں کو بھرتی کیا، میرٹ کی Violation کی۔۔۔۔

\* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پلیز، یہ \* + لفظ وہ کریں، Expunge۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی: میڈم! وہ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، اسمبلی میں نہیں، یہ آپ جلسوں میں کریں گے، I am sorry Zia!

I am sorry، جلسوں میں جو بھی بات کریں۔۔۔۔۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی: وہ کاغذات کہہ رہے ہیں، یہ میرے الفاظ نہیں ہیں، کمیشن کے کاغذات \* + اس

کو کہہ رہے ہیں، انہوں نے \* + کی ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضیاء! آپ جلسوں میں ایسی باتیں کریں، یہ جلسہ گاہ نہیں ہے، پلیز: Words کا خیال  
رکھیں، اوکے نیکسٹ پہ جائیں۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی: میڈم! انہی کرپٹ کمشنروں نے ایسے بندے کو منتخب کیا، جس کی میں ایک مثال

دینا چاہتا ہوں، ایسی شخصیت کو گرفتار کیا جن کو میں خود پچیس سال سے جانتا ہوں، میرے بچپانے کے ساتھ وہ

Serve کر چکے ہیں اور میرے بھائی شہرام کے Uncle افسر خان صاحب، وہ ایک نہایت ہی ایماندار اور

دیانتدار شخصیت تھے، شہرام کہہ سکتے ہیں کہ کیا ان کے Uncle نے کرپشن کی تھی؟ تو یہ یہی کمشنرز تھے

جس نے غلط بندے کو Nominate کیا، غلط لوگوں کو گرفتار کیا، پھر یہی کمشنرز جو قانون ان کو اختیار دیتا

ہے کہ بھئی آپ کے پاس اگر کوئی کمپلیٹ آ جائے تو اس کے خلاف کارروائی کریں تو وہ اس پہ خاموش

رہے، تو یہ پانچ کمشنرز ہیں جو صوبائی حکومت اور پاکستان تحریک انصاف کیلئے بدنامی کا باعث بنے اور آج

صوبائی حکومت اور عمران خان اس بات پہ مجبور ہیں کہ پورا سسٹم چینج کر کے عدلیہ کی طرف لے کے جا

رہے ہیں، چیف جسٹس کو کہہ رہے ہیں کہ آپ ڈی جی کو منتخب کریں، تو اس سے بڑی بات کیا ہو سکتی ہے؟

کیونکہ اس حکومت کا ان پہ اعتماد نہیں ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چلیں آپ کا پوائنٹ آف ویو پہنچ گیا ہے ہمیں، اوکے، عارف صاحب!

جناب ضیاء اللہ آفریدی: میڈم میری۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے پہنچ گیا ہے، We got your point، عارف صاحب! جواب دیں۔۔۔۔۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی: میڈم! ان کو فارغ کیا جائے۔

\* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عارف صاحب! جواب دیں۔

جناب محمد عارف: تھینک یو میڈم۔ میڈم! بالکل ضیاء اللہ آفریدی کی امینڈمنٹ میں وزن بھی ہے اور

ہم

سمجھتے بھی ہیں لیکن اب جو ٹائم ہے اور جس وقت یہ پیش کر رہے ہیں، اس وقت اگر اس کے ساتھ اتفاق کیا جائے تو ایک تو یہ ہے کہ ان کے کہنے کے مطابق بھی پانچوں کے پانچ کمشنرز ختم ہو جائیں گے، یہاں پہ اب مسئلہ یہ ہو گا کہ جو فنکشنز ہیں اور پاورز ہیں جن میں دیگر اختیارات بھی شامل ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ بجٹ بھی اس کا پاس کرنا ہے، وہ بھی رک جائے گا اور یہ احتساب کمیشن کا جو پورا نظام ہے، یہ ختم ہو جائے گا، تو اس وقت ان کے ساتھ ہم اتفاق نہیں کر سکتے، بعد میں یہ بے شک اپنی امینڈمنٹ لے آئیں، ہم دیکھ لیں گے، اگر کچھ ہے اس میں، تو دوبارہ بھی اسمبلی میں آسکتی ہے اور دوبارہ بھی ہم اس کو ڈسکس کر سکتے ہیں، اس کو پاس بھی کر سکتے ہیں لیکن ابھی ہم اس کے ساتھ اتفاق نہیں کر سکتے۔

Madam Deputy Speaker: Okay, What the House feels about it?-----

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان! آپ کچھ کہیں گے اس کے بارے میں؟

جناب ضیاء اللہ آفریدی: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضیاء! آپ کا تو ویو پوائنٹ، ہمیں مل گیا ہے اور جواب بھی ہمیں مل گیا ہے۔-----

ایک رکن: میڈم! ووٹنگ۔

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be dropped or adopted-----

(Pandemonium)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، سردار حسین۔

جناب سردار حسین: شکریہ میڈم سپیکر! داسی دہ میڈم! چپی اول خو تاسو ته ریکویسٹ کوڑ او ستاسو نه دا توقع هم کوڑ چپی د احتساب ایکٹ پہ حوالہ باندپی خومره سوالونه راپورته شو، د هغی احتساب ایکٹ پہ حوالہ باندپی پہ دپی صوبه کنبی خومره جنجال جوړ شو، زما دا خیال دے حکومت پخپله هم منلې دہ، اوس بیا د هاؤس نه چپی په کوم شکل باندپی پاس کیږی، نوزه خو اول دا خبره کوم چپی دا سکرینونه د ټولو ممبرانو مخې ته تاسو ایښې دی، اول خوبه دا وه

چھی ایجنڈا به پرتہ وه، چا به او کتل چھی امنڈمنٹ خہ دے، په دې امنڈمنٹ کبھی خہ دی؟ اوس خو پتہ هم نه لگی نوزہ نه پوهیبرم چھی د دې خبری ضرورت پکبھی د کومی غارې راغلی وو خو بلکه زه دا کنرمه چھی دا قانون سازی په کوم شکل باندي دلته روانه وه، دا د هغه قانون سازی، یعنی حکومت ته د نوری آسانتیا د پاره دا سکریٹونه زمونږ مخې ته، یعنی زمونږ نه ئې د پرائمری او مڈل سکول طالب العلمان جوړ کړی دی۔ امنڈمنٹ چھی راغے پکار دا ده چھی موؤر دې هاؤس ته اووایی چھی په احتساب ایکٹ کبھی خہ امنڈمنٹ تاسو راوستل غواړئ، د حکومت نه سیوا تلوار چھی ده میڈم سپیکر! ډیر په بخبنه سره وایمه چھی ستاسو وی، که دلته یو ممبر پاخی نو تاسو ئې Sunup کوئ، که هلته بیا امنڈمنٹ چا راوړې وی نو مین په هغه وخت تاسو هغه ته مائیک بند کړئ، نو مونږ په دې خبره نه پوهیبرو چھی دا کرسی چھی ده، دا د حکومت ده او که دا د سپیکر ده؟ بیا به مونږه په دې خبره مجبوره کیرو چھی دې کرسی ته به بیا مونږه د سپیکر کرسی نه وایو، دې ته به بیا مونږ د حکومت کرسی وایو۔ زه دا ریکویسٹ کوم چھی اول د موؤر دا واضحه کړی په دې هاوس کبھی چھی دا امنڈمنٹ خہ امنڈمنٹ دے، بیا به مونږه 'Yes' او 'No' چھی کوؤ، بیا به مونږ ته پتہ لگی نو هغه لاره هم بنده ده او دا لاره هم بنده ده نو بله کومه لاره ده، بله لاره خو نشته۔

**Madam Deputy Speaker: Babak Sahib! I totally disagree with your points and you are the only one,**

I am sorry to say دے تولو نه زیات تائم تاسو اخستے دے ریکارډ رااوباسه، د ټولو نه زیات تائم تاسو اخستے دے اوکے عارف صاحب!

(تالیاں)

**محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاه فرمان صاحب!**

جناب شاه فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکر یہ میڈم سپیکر! سردار بابک صاحب نے جو پوائنٹ اٹھایا، بالکل حکومت جس Intention سے یہ امنڈمنٹس لارہی ہے، میں هاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، ویسے تو امنڈمنٹس ہم اسی دن بھی پاس کر سکتے تھے جس دن ہم نے ٹیبل کیا اور جب آپ ٹیبل کرتے ہیں اور آپ وقت دیتے ہیں تو یہ توقع ہوتی ہے ہر ممبر سے کہ وہ اس کو پڑھے، اس کو سمجھے اور اس

کے مطابق Respond کرے، اگر کوئی امنڈمنٹ Propose کرنا چاہے تو اس کے اوپر کوئی پابندی نہیں ہے، دو امنڈمنٹس آئی ہیں، سردار بابک صاحب نے کہا کہ یہ کلاس روم ہے، تو کلاس روم تو اسلئے ہے کہ آپ سارا دن استاد سے سننا چاہتے ہیں، آپ اپنا امنڈمنٹ لے آتے، ہم اس کا جواب دیتے لیکن جو اس وقت بات ہے کہ یہ امنڈمنٹ کیا ہے اور اس کا Impact کیا ہوگا؟ تو بالکل ہم یہ بتانا چاہتے ہیں میڈم سپیکر! ہونا تو یہی چاہیئے کہ بل پڑھتے ہی سارے ہاؤس کو پتہ چل جائے کہ امنڈمنٹس کیا ہیں اور اس کا مقصد کیا ہے؟ لیکن اگر ہاؤس کی یہ ڈیمانڈ ہے اور خاص کر بابک صاحب کی یہ ڈیمانڈ تو میں ٹیچر کی طرح اس کو بتانا چاہتا ہوں، سب سے پہلے جو یہ احتساب ایکٹ بنا، اس کے اندر میڈم سپیکر! اس کی Neutrality اور اس کی Independence کو Ensure کرنے کیلئے ایک لیجسلیٹو کمیٹی بنی، اس لیجسلیٹو کمیٹی میں پانچ ممبران اپوزیشن اور پانچ گورنمنٹ کے ہیں اور سپیکر اس کا ہیڈ ہے، اس لیجسلیٹو کمیٹی کا ایک فنکشن یہ ہے کہ وہ سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی بنائے، سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی میں کون ہیں؟ وہ Credible people، وہ Known people جن کے اوپر لوگوں کو اعتماد ہو، وہ پانچ بندے لیجسلیٹو کمیٹی منتخب کرے، جب ادھر بات آجاتی ہے تو لیجسلیٹو گورنمنٹ کو تو چھوڑو لیجسلیٹو کمیٹی کا کام ختم ہو جاتا ہے، سارا اختیار سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی کے پاس چلا جاتا ہے، کمشنرز کا انتخاب اور ڈی جی کا انتخاب سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی کے حوالے ہوگی، آگے سے ایکٹ کے اندر کمشنرز اور ڈی جی کے اختیارات وہ کلیئر ہیں، میڈم سپیکر! سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی بنی، لیجسلیٹو کمیٹی نے بنائی، سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی نے ایک ڈی جی سلیکٹ کیا، پانچ کمشنرز کو سلیکٹ کیا، کمشنرز اور ڈی جی کے درمیان Interpretational of the power کے اختلافات Differences تھے، گورنمنٹ کا کوئی ہاتھ نہیں، گورنمنٹ کی کوئی Interference نہیں، ہمارا کوئی اختیار نہیں، ایک مسئلہ کہ ڈی جی ایک طرف Interpret کر رہا ہے اور کمشنرز دوسری طرف Interpret کر رہے ہیں اور اس تنازع میں ڈی جی صاحب کو Resign دینا پڑا، ہم نے سوچا کہ اس پر کیا کیا جائے کہ گورنمنٹ کے اوپر بھی شک ہے میڈیا کے اندر، ایک اتھارٹی جو سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی کے پاس ہے، وہ گورنمنٹ کے پاس نہیں ہے، سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی سے اگر غلطی ہوتی ہے تو گورنمنٹ کی بدنامی، کمشنرز سے غلطی ہوتی ہے تو گورنمنٹ کی بدنامی، ڈی جی سے غلطی ہوتی ہے تو گورنمنٹ کی بدنامی، اب ہم کس کو کیا بتائیں؟ آئین، ایکٹ کے اندر، قانون کے اندر کلیئر ہے کہ گورنمنٹ بے بس ہے، اچھا اس کے بعد جس طرح معاملات آگے بڑھے پھر ہم امنڈمنٹ کس طرح لیکر آئیں؟ چیف منسٹر صاحب نے اپنے چیئر مین

صاحب سے بات کی کہ ہمارے اوپر یہ جو بات ہوئی ہے تو آپ ادھر سے Third Party Validation کے ذریعے Jurist بٹھائیں، نامور و کلاء بٹھائیں، وہ ایکٹ بھجوادیں، وہ ایکٹ بھی آگیا، اس سلیکٹ کمیٹی کے اندر سارے ہمارے معزز اراکین بیٹھ کے جو بھی اس کے اندر امنڈ منٹس کی ضرورت تھی، وہ بھی ہم نے کر دیں، اس کے باوجود میڈم سپیکر! پچھلے دنوں پھر یہ سکروٹنی کمیٹی نے ایڈورٹائزمنٹ دی ہے، اس کے اندر کچھ نام سامنے آگئے، ان ناموں کے اوپر میڈیا، پرنٹ اینڈ الیکٹرانک میڈیا میں حکومت کے اوپر بہت اعتراض آیا، تو میڈم سپیکر! میں ہاؤس سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی کے اوپر قانون کے اندر یا ویسے ہی مراعات سمجھیں کچھ بھی سمجھیں حکومت کا کیا اثر ہے؟ تو ہم اس نتیجے پر پہنچے میڈم سپیکر! کہ کوئی بھی غلطی کرے، حکومت کے پاس اختیار نہیں ہے اور حکومت بدنام ہے، تو ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ جو کام سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی کا، جو کام لیجسلیٹو کمیٹی کا، وہ Disputed ہو گیا، اس کے اوپر اعتراضات آئے، وہ چیز Politicize ہو گئی، لہذا سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی اور لیجسلیٹو کمیٹی جو کہ اس ہاؤس کی کمیٹی ہے، اس کا اختیار ہم نے ایڈمنسٹریٹو کمیٹی آف دی ہائی کورٹ کو دے دیا، ایڈمنسٹریٹو کمیٹی ہائی کورٹ مطلب چار سینئیر ججز پلس ایڈوکیٹ جنرل، اب یہ کمیٹی جو بھی فیصلہ کرے، حکومت کے اوپر کوئی اعتراض نہیں آئے گا، یہ اب ہماری مجبوری بن گئی، اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ ہمارے آئین بل ممبرز کو یہ پتہ تھا کہ اس کے اندر حکومت کا کوئی عمل دخل نہیں ہے لیکن پھر بھی حکومت اپنا نام صاف کرنے کیلئے، شفاف کرنے کیلئے، ادارے کو Independent کرنے کیلئے میڈم سپیکر! ہم اس امنڈ منٹ کے اندر لیجسلیٹو کمیٹی اور سرچ اینڈ سکروٹنی کمیٹی کے اختیارات ایڈمنسٹریٹو کمیٹی آف دی ہائی کورٹ کو دے رہے ہیں کہ کل کو کوئی یہ نہ سمجھیں کہ یہ پی ٹی آئی کا احتساب کمیشن ہے، یہ پرویز خٹک کا احتساب کمیشن ہے یا عمران خان کا احتساب کمیشن ہے، اب جو امنڈ منٹ ضیاء اللہ صاحب لے آئے ہیں، اس امنڈ منٹ کے اندر اس نے جو پوائنٹس اور باتیں اٹھائی ہیں، لیجسلیٹو کمیٹی کے پاس بھی ایک ریفرنس کمشنرز کے Against موجود ہے، کمشنرز کے اوپر بہت سارے اعتراضات آئے ہیں لیکن جس طرح موؤر عارف احمد زئی صاحب نے جو بات کی کہ اس وقت اگر ہم کمشنرز کو Dysfunctional کر دیتے ہیں تو ادارے کو چلانے کیلئے جو اختیارات کمشنرز کے پاس ہیں جس میں ریگولیشنز ہیں، جس میں Budgeting ہے، لہذا ادارہ رک جائے گا، ہم اس کو روکنا نہیں چاہتے میڈم سپیکر! لیکن جو Disputed Authority تھی کمشنرز کے پاس میڈم سپیکر! وہ یہ تھی کہ Director Internal Monitoring was answerable to the



Commissioner for the oversight اور یہ خیال تصور کیا گیا کہ یہ اتھارٹی Misuse ہو گئی یا اس سے Excess کیا گیا یا ڈی جی کو کام نہیں کرنے دیا گیا، لہذا میڈم سپیکر! ہم نے یہ سوچا کہ کمشنر زاپنی جگہ پر ریگولیشنز اور Budgeting کے حوالے سے موجود رہیں لیکن جو ان کی اتھارٹی Disputed ہے، جن کی اتھارٹی کے اوپر اعتراضات آگئے ہیں، اس اتھارٹی کو بھی ہم ایڈمنسٹریٹو کمیٹی آف دی ہائی کورٹ کو دے رہے ہیں، لہذا آج سے یہ بل پاس ہو جائے، آج سے اس پورے ہاؤس کو یقین ہو جانا چاہیے کہ اس حکومت کا بلکہ کسی بھی حکومت کا ایڈمنسٹریٹو کمیٹی آف دی ہائی کورٹ کے اوپر کوئی اثر نہیں ہوتا، لہذا پاکستان تحریک انصاف اور اس کے الائنس نے جو ایک Independent آزاد اور ٹرانسپیرینٹ احتساب کمیشن کا وعدہ کیا تھا، وہ آج اس بل کے ساتھ ان شاء اللہ مکمل ہو جائے گا میڈم سپیکر! اور اس بل کے پاس ہوتے ہی ہم یہ بھی ڈیمانڈ کریں گے کہ نیب کا چیئرمین سپریم کورٹ کا ایڈمنسٹریٹو کمیٹی اپوائنٹ کرے، لیڈر آف دی اپوزیشن (تالیاں) اور پرائم منسٹر اپوائنٹ کریں گے تو اس کے اندر سیاسی مداخلت ہو گی، اس کے اوپر لوگ ٹرسٹ نہیں کریں گے، اس کے اندر Political victimization ہو گی، لہذا آج ہم اس کی بنیاد رکھ رہے ہیں میڈم سپیکر! میں آج ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ایکس ڈی جی جنرل حامد صاحب نے آج Clarification دے دی ہے، اس ہاؤس کے اندر بہت ساری باتیں ہم نے سنی ہیں لیکن آج میں چیف منسٹر کو بھی مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جو آپ کے اوپر اعتراضات تھے، جس طرف سے تھے، اس ڈی جی نے خود اس بات کا اقرار کیا کہ نہ کوئی کمپینٹ تھی، نہ کوئی انوسٹی گیشن تھی (تالیاں) اور نہ اس قسم کی کوئی بات تھی، لہذا یہ اس ہاؤس اور اس صوبے کے عوام کے مفاد میں ہے کہ ایک Independent اور ٹرانسپیرینٹ احتساب کمیشن ہو اور یہ احتساب کمیشن اگر ایڈمنسٹریٹو کمیٹی آف دی ہائی کورٹ کے نیچے ہو تو اس کے اوپر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکے گا، ضیاء اللہ صاحب کے امانڈمنٹ میں اور ان کے کمنٹس میں Rational ہے لیکن میں اس کو یہ تسلی دیتا ہوں کہ ان شاء اللہ یہ جب چل پڑے گا تو اس کے اوپر بات بھی ہو گی مزید اس کو ٹرانسپیرینٹ بنانے کیلئے، مزید اس کی Credibility establish کرنے کیلئے اس کے اندر Personal vested interest ہٹانے کیلئے، Political victimization کا عنصر ختم کرنے کیلئے اس میں ان شاء اللہ ضرورت پڑی تو کمشنرز کے نمبرز اور ان کے اختیارات کے اوپر بات ہو گی، میڈم سپیکر! نیک نیتی کے ساتھ حکومت یہ بل اس اسمبلی میں پاس کرنا چاہتی ہے، شکریہ جی، میڈم سپیکر۔



قسمہ خہ دغہ بہ پکبہی نہ کیہری، زہ تاسو تہ ریکویسٹ کوم چہی دا ہاوس تہ  
Put کہری او ووٹنگ پری او کہری جی۔

Madam Deputy Speaker: Okay, put it to the House. Those who are  
against this amendment-----

(Pandemonium)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: No I am putting it to vote because بہت بڑا الجند ہے جی،

The motion before the House is that the amendment, moved by the  
honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of  
it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Madam Deputy Speaker: Amendment may adopt, wrong.

Members: No.

Madam Deputy Speaker: No. (Applause) Those who are in  
favour, those who are against it may say 'No'.

Members: No.

Madam Deputy Speaker Let's put it for voting, common voting.

اچھا جو اس امندمنٹ کے Against ہیں، وہ کھڑے ہو جائیں جو امندمنٹ کے  
Against ہیں، پلیز کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا آپ پلیز رائٹ سائیڈ والے بیٹھ جائیں، لفٹ سائیڈ والے!  
Those who are supporting the amendment، وہ کھڑے ہو جائیں، پلیز کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی، ترمیم کے مخالفت میں 62 اور حق میں 20 ووٹ پڑے)

Madam Deputy Speaker: 62 and 20, so the amendment is dropped.  
(Applause) and the original Clause 3 stands part of the Bill.  
Amendment in Clause 4 of the Bill, since no amendment has been  
proposed by any honourable Member in Clause 4 of the Bill,  
therefore, the question before the House is that Clause 4 may stand  
part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and  
those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 4 stands part  
of the Bill. Amendment in Clause 5 of the Bill, Mr. Fakhar-e-Azam  
Wazir, MPA, to please move his amendment in sub-clause (5) of  
the-----

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Yeah, Fakhar-e-Azam Wazair is absent and this is dropped. Amendment in Clauses 6 to-----

(Interruption)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! ہمیں سنیں، ہم اس پر بات کرنا چاہتے ہیں، ہم بار بار اٹھتے ہیں اور آپ-----

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب! یہ آپ سب کو کب Pass on ہوا ہے، تب آپ لے آتے نا جیسے فخر اعظم نے لائی ہے، جیسے ضیاء نے لائی ہے، آپ لے آتے نا؟ جب نہیں لائے تو اس وقت تو Accept نہیں ہو سکتی۔

(شور)

Madam Deputy Speaker: Amendment in Clauses 6 to 13 of the Bill. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 6 to 13 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 6 to 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 6 to 13 stand part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا احتساب کمیشن مجریہ 2017 کا پاس کیا جانا

Madam Deputy Speaker: 'Passage Stage': Mr. Muhammad Arif, MPA, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission, (Second Amendment) Bill, 2017, may be passed.

(Pandemonium)

Mr. Muhammad Arif: Thank you Madam Speaker, I, beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Second Amendment) Bill, 2017, may be passed.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission (Second Amendment) Bill, 2017, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(Pandemonium)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

## اراکین کی رخصت

Madam Deputy Speaker: 'Leave Applications': Alhaaj Saheh Muhammad Khan, Alhaaj Ibrar Hussain, Mehmood Ahmad Bittani, Azam Khan Durrani, Ikram Khan-----

(Pandemonium)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ جو ہے۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چودہ تاریخ۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ایک مہینے سے آپ کے پاس تھا، ایک مہینے سے آپ کے پاس تھا۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان! شاہ فرمان!۔۔۔۔۔

(شور)

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): د Suspension د پارہ او وایہ کنہ؟

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، یہ آپ کو ہم نے ایک مہینہ پہلے دیا تھا، آپ کی امنڈمنٹ میں سر آنکھوں

سے لے لیتی، جیسے ضیاء لایا لیکن۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: دا واؤرہ کنہ میڈم؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 'کو کسچیز آؤر'۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 'کو کسچیز آؤر'۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر فار لاء، منسٹر لاء پلیز۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء کی بات کریں ذرا، لاء کی بات سنو۔

(شور)

وقفہ سوالات کا معطل کیا جانا

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Madam Speaker! I, beg to request for suspension of 'Questions hour', please.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the 'Questions hour', may be suspended? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The 'Questions hour' is suspended.

اراکین: گو عمران گو، گونواز گو۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان!

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: گورہ تاسو اماند منٹ ولې نہ راؤرو، اماند منٹ مو ولې نہ راؤرو، اماند منٹ لے آتے نا؟

(شور اور قہقہے)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اماند منٹ لے آتے نا؟

اراکین: گونواز گو۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان!

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان!

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر حیدر!

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر حیدر۔

(شور)

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Dr. Haidar!

Dr. Haidar Ali {Parliamentary Secretary (Anti Corruption Establishment and Provincial Inspection Team)}: Madam Speaker! Rule 124-----

(Pandemonium)

Parliamentary Secretary (Anti Corruption Establishment and Provincial Inspection Team)}: Madam Speaker! Rule 124 may be suspended under rule 240-----

(Pandemonium)

Parliamentary Secretary (Anti Corruption Establishment and Provincial Inspection Team)}: Rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move a resolution.

(Pandemonium)

Members: Go Nawaz Go, Go Imram Go.

Madam Deputy Speaker: Dr. Haidar.

قرارداد

Parliamentary Secretary (Anti Corruption Establishment and Provincial Inspection Team)}: In view of the judgment, passed by the honourable Judges of the Supreme Court of Pakistan on 20<sup>th</sup> April, 2017 in Panama case regarding the Prime Minister of Pakistan Mian Muhammad Nawaz Sharif and his family, none of the Judges gave clean chit to the Prime Minister and his family. Two of the Senior most Judges declared the Prime Minister as disqualified for the Prime Minister ship, on their remarks all the Judges are of the view that Prime Minister could not prove and justify his assets to be acquired by legal means and asked for further enquiry, therefore, this House believes that the Prime Minister has lost his moral authority and demands his resignation immediately.

This resolution has been signed by Mr. Sikandar Khan Sherpao, Inyat Khan, Muhammad Ali Shah and I, myself.

(Pandemonium)

Members: Go Nawaz Go.

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members and Ministers, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

(Pandemonium)

Members: Go Nawaz Go and Go Imran Go.

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes; have it. The sitting is adjourned till 10:00 am Friday morning.

---

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 28 اپریل 2017ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)



ضمیمہ  
حلف وفاداری رکنیت

[آرٹیکل 65 اور 127]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

میں،-----صدق دل سے حلف اٹھاتا/اٹھاتی ہوں کہ  
میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا/رہوں گی:

کہ بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا صوبہ، میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی  
ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی  
کی قواعد کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت، استحکام، یک جہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام  
دوں گا/دوں گی:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کیلئے کوشاں رہوں گا/رہوں گی جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:  
اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا/رکھوں گی اور اس کا تحفظ اور  
دفاع کروں گا/کروں گی:

[اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]